156864 ـ جبرا مشت زنی والے شخص کا روزہ

سوال

میں جو سوال اور فتوی دریافت کرنا چاہتا ہوں وہ کچھ عجیب و غریب ہے، لیکن اس مسئلہ کا شکار شخص اس میں شرعی حکم معلوم کرنا چاہتا ہے، برائے مہربانی آپ ہمیں اس کا جواب ضرور دیں، کیونکہ یہ معاملہ واقعتا ہوا اور ہو رہا ہے چاہیے آپ اس مسئلہ کے واقعتا ہونے پر مطمئن نہ بھی ہوں تو بھی برائے مہربانی جواب ضرور دیں:
یہ شخص روزہ توڑنے پر مجبور ہے، قصہ یہ ہے کہ میرا ایك دوست کئی برس سے جادو کا شکار ہے، حالانکہ وہ حافظ قرآن بھی ہے، رمضان المبارك میں وہ اجباری طور پر بلکہ رمضان کے اکثر ایام میں جس جن کا اس پر مسلط کیا گیا وہ اسے کبھی کسی طریقہ اور کبھی کسی طریقہ سے منی خارج کرنے پر مجبور کرتا ہے.
حالانکہ میرا دوست اس سے باز رہنے اور رکنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، اور کئی برس سے رمضان میں یہی ہوتا جا رہا، دن کا باقی حصہ وہ بغیر کھائے پیئے ہی گزارتا ہے، اور جب وہ ان ایام کی قضاء میں روزہ رکھتا ہے تو بھی جادو کی وجہ سے وہی صورت بن جاتی ہے اور وہ روزہ نہیں رکھ سکتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو اس بھائی کا حال واقعتا ایسا ہی ہے جیسا آپ نے بیان کیا ہے تو اس کا حکم روزہ توڑنے پر مجبور کیے جانے والے شخص کا ہے.

شافعیہ اور حنابلہ کا مسلك یہ ہے کہ جس شخص کو وطئ یا کھانے پینے پر مجبور کیا جائے اور وہ جبرا ایسا کرے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹےگا، اور اس پر قضاء بھی نہیں ہوگی.

لیکن شافعی حضرات کے ہاں جبرا زنا کے ساتھ روزہ توڑنے والے شخص پر قضاء ہو گی "

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (28 / 58).

یہ قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت کے زیادہ قریب ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے بھول چوك اور غلطی اور جس پر انہیں مجبور کر دیا جائے معاف کر دیا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2045) علامہ البانی رحمہ اللہ نے مشکاۃ کی تخریج (6248) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس لیے بھی کہ اکراہ یعنی مجبور کرنے میں اختیار منعدم ہو جاتا ہے، اور یہ چیز بھولنے سے بھی زیادہ سخت ہے، راجح قول کے مطابق بھولنے والے کا روزہ نہیں ٹوٹتا، اور پھر روزہ توڑنے پر جبر تو کلمہ کفر کہنے پر مجبور کرنے سے کم درجہ رکھتا ہے، کیونکہ جو کوئی مجبورا کفریہ کلمہ کہے تو وہ کافر نہیں ہوتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ کہتے ہیں:

" جس کسی کو بھی روزہ توڑنے والی اشیاء پر مجبور کر دیا جائے اور وہ اسے سرانجام دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اس کا روزہ صحیح ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

لیکن جو تمہارے دل جان بوجھ کر عمدا کریں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے .

اور اس لیے بھی کہ مجبورا کلمہ کفریہ ادا کرنے والے سے کفر کا حکم اٹھا لیا گیا ہے، تو اس سے کم درجہ والی چیز میں تو بالاولی حکم نہیں لگے گا.

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میری امت سے بھول چوك اور غلطی اور جس پر انہیں مجبور کردیا گیا ہو معاف کر دیا گیا ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19 / 207).

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کے ساتھی کو شفایابی و عافیت نصیب فرمائے، اور ہم نصیحت کرتے ہیں کہ اسے شرعی دم کرنے کا اہتمام کیا جائے، اور کثرت سے دعا اور صدقہ و خیرات کریں.

کیونکہ یہ کام شفایابی و مصیبت کو دور کرنے کے اسباب میں شامل ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی تلقین کرتے ہوئے اسے کہیں کہ وہ اجروثواب کی نیت رکھے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندے کو جس طرح چاہے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ اس کے گناہ کا کفار بن سکے، یا اس کے درجات بلند ہوں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کسی بھی مسلمان شخص کو جو کوئی مصیبت اور تکلیف و اذیت اور غم و پریشانی آتی ہے حتی کہ اسے جو کانٹا

لگتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالی اس کے گناہ معاف کرتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5642) صحیح مسلم حدیث نمبر (2573).

واللہ اعلم .